مفت سلسلہ اشاعت نمبر ۳۵

شفاء الواله

قدم شریف و مقامات مقدسہ کے نقشے بنانا جائز ہے

ہر جاندار خصوصاً اولیاء کرام کی تصویریں بنانا گناہ ہے

امام اہلسنت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ

جمعیت اشاعت اہلسنت
نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر۔ کراچی

پیش لفظ

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مجدد مأۃ حاضرہ الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ایسی شخصیت جو کسی تعارف کی محتاج نہیں ایک ایسی جلیل القدر ہستی کہ جن کے فہم و فراست و علمی جلالت کو اپنے تو اپنے غیروں نے بھی تسلیم کیا۔

ایسی یگانہ روزگار ہستی کہ جسے تقریباً 55 سے زائد علوم پر مکمل دسترس حاصل تھی کسی بھی شعبہ ہائے زندگی خواہ تحریری ہو یا تقریری، علمی ہو یا ادبی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت نہ صرف یہ کہ دیوانے سنیت کے لئے مشعل راہ ہے بلکہ غیروں اور بدمذہبوں کے لئے ہدایت کے ایک روشن منارے کی حیثیت رکھتی ہے۔

اعلیٰ حضرت تقریباً ایک ہزار سے زائد کتب کے مصنف بھی ہیں ان کے افکار و خیالات نے جب کبھی صفحۂ قرطاس کا جامہ پہنا ان کے خامہ نور فزا نے علم و ادب کی روش پر ایسے خوشنما و خوش رنگ گل بوٹے کھلا دیئے ہیں کہ جن کی مہک اور چمک دمک سے کل عالم کی مشام جاں تا ابد معطر رہے گی۔

○ جب یہ نور برساتا قلم شاعری کی راہ پر گامزن ہوتا ہے تو حدائق بخشش کے نام سے موسوم ایک ایسا دیوان ترتیب پاتا ہے جس کا ہر ہر شعر اپنے اندر عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا گنجینہ لئے ہوئے ہے۔

○ جب اسی قلم گوہر بار سے افتاء نویسی کا کام ہوتا ہے تو فتاویٰ رضویہ کے نام سے مطلب بارہ جلدوں میں گویا مسائل دینیہ کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر کوزے میں بند ہوتا محسوس ہوتا ہے۔

○ اور جب یہی قلم پرنور ترجمۂ قرآن کا عزم باندھتا ہے تو کوثر و تسنیم میں دھلا ہوا ایک ایسا تابناک ترجمہ کنزالایمان کے نام سے تراجم قرآن کے افق پر ابھرتا ہے جو نہ صرف یہ کہ حقیقی ایمان کا کنز ہے بلکہ مقام الوہیت و رسالت کا بہترین محافظ بھی ہے۔

○ اور جب یہی کلک رضا خنجر خونخوار برق بار بن کر گستاخان و دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تعاقب میں چلتا ہے تو اعداء کے سینوں میں گھرا گھاؤ ڈال کر چھوڑتا ہے۔

احکام تصویر، اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دیگر علمی و نایاب تصانیف کی طرح ایک ایسی تصنیف ہے جو قلم رضا کی گہرکاریوں سے جلاء پا کر صفحۂ قرطاس پر ابھری ہے۔ اس کتاب میں امام اہلسنت نے اپنے قلم حقیقت رقم سے ثابت کیا ہے کہ مقامات مقدسہ خصوصاً نعلین پاک کا نقشہ بنانا جائز اور باعث اجر و ثواب ہے اور ہر جاندار خصوصاً اولیاء کرام کی تصویریں بنانا گناہ و حرام ہے۔

جمعیت اشاعت اہلسنت اس کتاب کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی 35 ویں کڑی کے طور پر شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جمعیت کی اس سعی کو اپنے حبیب لبیب رؤف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقے و طفیل قبول و منظور فرمائے۔ آمین

فقط

طالب مدینہ و جنت البقیع

محمد جہانگیر اختری

(اظہاری شعبہ اعلیٰ حضرت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مسئلہ از ریاست ریوان مرسلہ مولوی عبدالرحیم خاں ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ

مَا قَوْلُکُمْ اَیُّہَا الْعُلَمَاءُ الْکِرَامُ فِیْ ھٰذِہِ الْمَسَائِلِ؟

۱۔ بنانا تصویر آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بغرض حصول ثواب زیارت کے درست و جائز ہے یا نہ اور بنانے والا اور خریدار مثوب ہوگا یا نہیں؟

۲۔ اگر کوئی تصویر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و تصویر براق نبوی و تصویر حضرت جبریل علیہ السلام بنا کر یا بنوا کر واسطے حصول ثواب زیارت کے اپنے پاس رکھے اور اکثر مجالس میلاد نبوی میں تصاویر مذکورین کو بہ تکلف تمام نمائشاً بوقت ذکر معراج شریف حاضرین مجلس کے روبرو پیش کرے اور یقین اس امر کا دلائے کہ گویا حضور معراج کو تشریف لئے جاتے ہیں اور لوگوں کو مس و بوسہ کے لئے ہدایت و فہمائش کرے تو یہ فعل اس کا شرعاً جائز ہو سکتا ہے اور امور مندرجہ سوال دوم مشروع ہوں گے یا غیر مشروع؟

۳۔ نقشہ روضۂ مقدسہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغرض حصول ثواب زیارت بنوا کر اپنے پاس رکھنا اور یہ گمان کرنا کہ جس طرح اصل کی تعظیم و تکریم سے ہم کو ثواب حاصل ہوتا ہے تعظیم نقل و شبیہ سے بھی ثواب حاصل ہوتا ہے، کیسا ہے جائز یا کیا؟ اور دلائل الخیرات میں جو نقشہ روضۂ مطہرہ دیا گیا ہے دراصل دینا چاہئے یا نہیں؟

۴۔ بصورت ناجوازی و غیر مشروع ہونے تصاویر کے ان تصاویر کو کیا کرنا چاہئے اور نقشہ روضۂ مطہرہ دلائل الخیرات میں سے نکال دینا بہتر ہوگا یا بدستور باقی د

قائم رکھنا؟

اَفْتُوْنَا بِالصَّوَابِ وَاسْعَفُوْنَا بِالْجَوَابِ تُوْجَرُوْا بِالْاَجْرَیْنِ وَ تُکْرَمُوْا فِی الدَّارَیْنِ۔

الجواب

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ سَیِّدِ الْحَمْدِ وَ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ الْغِیَاثِ الْعَمِیْدِ نَسْئَلُکَ حُسْنَ الْاَدَبِ وَصِدْقَ الْحُبِّ لِحَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

اللہ عزوجل پناہ دے ابلیس لعین کے مکائد سے، سخت ترکید یہ ہے کہ آدمی سے حسنات کے دھوکے میں سیئات کراتا ہے اور شہد کے بہانے زہر پلاتا ہے والعیاذ باللہ رب العلمین۔

اس مسکین تینوں تصویرات مذکورہ بنانے والے، ان کی زیارت و لمس و تقبیل کرانے والے نے گمان کیا کہ وہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حق محبت بجا لاتا اور حضور کو راضی کرتا ہے حالانکہ حقیقۃً وہ اپنی ان حرکات باطلہ سے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صریح مخالفت کر رہا ہے۔ اس پر پہلے ناراض ہونے والے حضور والا ہیں، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ذی روح کی تصویر بنانا، بنوانا، عزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا اور اس پر سخت سخت وعیدیں ارشاد کیں اور ان کے دور کرنے مٹانے کا حکم دیا۔

احادیث اس بارے میں حد تواتر پر ہیں، یہاں بعض مذکور ہوتی ہیں:

حدیث ۱: صحیحین و مسند امام احمد میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ یَجْعَلُ لَہٗ بِکُلِّ صُوْرَۃٍ صَوَّرَھَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُہٗ فِیْ جَہَنَّمَ[1]

"ہر مصور جہنم میں ہے۔ اللہ تعالٰی ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی .... ایک مخلوق پیدا کرے گا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کرے گی۔"

حدیث ۲: انہیں میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الْمُصَوِّرُوْنَ[2]

"بے شک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے"

حدیث ۳: انہی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَھَبَ یَخْلُقُ خَلْقًا کَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّۃً اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّۃً اَوْ لِیَخْلُقُوْا شَعِیْرَۃً[3]

"اللہ عزوجل فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنانے جیسی طرح

---

[1] مسلم بن حجاج القشیری، امام:	صحیح مسلم	اسلام آباد	۲۰۲/۲
۔ احمد بن حنبل	مسند	بیروت	۳۰۸/۱
[2] مسلم بن حجاج القشیری، امام:	صحیح مسلم	اسلام آباد	۲۰۱/۲
[3] ، :	،	،	۲۰۲/۲

بنانے چلے، بھلا کوئی چیونٹی یا گیہوں یا جَو کا دانہ تو بنا دیں ۔

حدیث ۴ : صحیحین و سنن نسائی میں حضرت عبد اللہ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے :

رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اِنَّ الَّذِیْنَ یَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

یُقَالُ لَهُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ [1]

" بے شک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت میں عذاب کئے جائیں گے ،

ان سے کہا جائے گا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو ۔"

حدیث ۵ : مسند احمد و صحیحین و سنن نسائی میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِی الدُّنْیَا كُلِّفَ اَنْ یَّنْفُخَ فِیْهَا

الرُّوْحَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ [2]

" جو کوئی دنیا میں تصویر بنائے تو اسے قیامت کے دن اس میں روح پھونکنے کا پابند کیا جائیگا یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سکے گا "

حدیث ۶ : مسند احمد و جامع ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

یَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَهٗ عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ

[1] مسلم بن حجاج القشیری، امام :	صحیح مسلم	مسلوم آباد	۲۰۱/۲
ب، محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام :	صحیح بخاری	"	۸۸۲/۲
[2] ا، مسلم بن حجاج القشیری، امام :	صحیح مسلم	"	۲۰۲/۲
ب، محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام :	صحیح بخاری	"	۸۸۴/۲

وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَّنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِكُلِّ

جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَّبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِیْنَ [1]

" قیامت کو جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی دیکھنے والی اور دو کان سننے والے اور ایک زبان کلام کرتی ، وہ کہے گی میں تین شخصوں پر مسلط کی گئی ہوں ہر ظالم ہٹ دھرم پر جو اللہ کا شریک بتائے اور تصویر بنانے والے پر ۔"

ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح غریب ہے ۔

حدیث ۷ : امام احمد، مسند اور طبرانی، معجم کبیر اور ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اِنَّ اَشَدَّ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِیًّا اَوْ قَتَلَهٗ

نَبِیٌّ اَوْ اِمَامٌ جَائِرٌ وَهٰؤُلَاۤءِ الْمُصَوِّرُوْنَ وَلَفْظُ اَحْمَدَ اَشَدُّ

النَّاسِ عَذَابًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ رَجُلٌ قَتَلَ نَبِیًّا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِیٌّ اَوْ رَجُلٌ

یُضِلُّ النَّاسَ بِغَیْرِ عِلْمٍ اَوْ مُصَوِّرٌ یُّصَوِّرُ التَّمَاثِیْلَ [2]

" بے شک روزِ قیامت سب دوزخیوں میں سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل فرمایا یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور ان تصویر بنانے والوں پر "

[1] محمد بن عیسٰی الترمذی، امام :	جامع ترمذی	نور محمد کراچی	۳۶۹
[2] احمد بن عبد اللہ ابی نعیم :	حلیۃ الاولیاء	بیروت	۱۲۲/۴
[3] سلیمان بن احمد الطبرانی :	المعجم الکبیر	"	۲۲۰/۱۰

حدیث ۸ : بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ قَتَلَ نَبِیًّا اَوْ قَتَلَہٗ نَبِیٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَیْہِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَّمْ یَنْتَفِعْ بِعِلْمِہٖ ۔ لہ

" بے شک روزِ قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی اسے جہاد میں قتل فرمائے یا جو اپنی ماں یا باپ کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھ کر گمراہ ہو ۔"

حدیث ۹ : امام مالک و امام احمد و امام بخاری و امام مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی :

قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَّقَدْ سَتَرْتُ سَہْوَۃً بِقِرَامٍ فِیْہِ تَمَاثِیْلُ فَلَمَّا رَاٰہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَتَکَہٗ وَتَلَوَّنَ وَجْھُہٗ وَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الَّذِیْنَ یُضَاھِئُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلشَّیْخَیْنِ قَامَ عَلَی الْبَابِ فَلَمْ یَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِیْ وَجْھِہِ الْکَرَاھِیَۃَ وَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ ھٰذِہِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُہُ

لہ احمد بن حسین البیہقی، امام : شعب الایمان بیروت ۱۹۷/۹

الْمَلٰٓئِکَۃُ وَفِیْ اُخْرٰی لَھُمَا تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَھَتَکَہٗ وَقَالَ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ الَّذِیْنَ یُصَوِّرُوْنَ ھٰذِہِ الصُّوَرَ ۔ لہ

" یعنی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سفر سے تشریف فرما ہوئے تھے، میں نے ایک دروازے پر تصویردار پردہ لٹکایا، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واپس تشریف لائے، اسے ملاحظہ فرما کر رنگ چہرۂ انور کا بدل گیا، اندر تشریف نہ لائے، ام المؤمنین فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں اللہ کی طرف اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا خطا ہوئی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے وہ پردہ اُتار کر پھینک دیا اور فرمایا اے عائشہ اللہ تعالٰے کے یہاں سخت تر عذاب روزِ قیامت ان مصوروں پر ہے جو خدا کے بنانے کی نقل کرتے ہیں، ان پر روزِ قیامت عذاب ہوگا، ان سے کہا جائے گا یہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو جس گھر میں یہ تصویریں ہوتی ہیں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے ۔"

حدیث ۱۰ : ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لِیْ مُرْ بِرَاْسِ التَّمَاثِیْلِ یُقْطَعْ فَیَصِیْرُ کَھَیْـَٔۃِ الشَّجَرَۃِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَیُقْطَعْ فَیُجْعَلُ وِسَادَتَیْنِ مَنْبُوْذَتَیْنِ تُوْطَاٰنِ ھٰذَا مُخْتَصَرٌ ۔ لہ

لہ مسلم بن حجاج القشیری، امام : صحیح مسلم اسلام آباد ۲۰۱/۲

محمد بن یزید، امام : سنن ابن ماجہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲۶۸

محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام : صحیح بخاری قدیمی کتب خانہ، کراچی ۸۸۰-۸۸۱/۲

لہ سلیمان بن اشعث ابوداؤد، امام : سنن ابوداؤد اسلام آباد ۲۰۶/۲

حضور واپس ہوتے فرمایا گھر میں پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکۂ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں ۔"

حدیث ۱۹: صحیح بخاری و سنن ابی داؤد میں ام المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے:

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَتْرُکُ فِیْ بَیْتِہٖ شَیْئًا فِیْہِ تَصَالِیْبُ اِلَّا نَقَضَہٗ۔ [له]

"نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بے توڑے نہ چھوڑتے ۔"

حدیث ۲۰: مسلم و ابو داؤد و ترمذی حیّان بن حصین سے راوی:

قَالَ لِیْ عَلِیٌّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَلَا اَبْعَثُکَ اِلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَہٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَہٗ۔ [ٹه]

"مجھ سے امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مامور فرما کر بھیجا کہ جو تصویر دیکھو اسے مٹا دو اور جو قبر حدِ شرع سے اونچی ہو اُسے حدِ شرع کی برابر کر دو ۔"

بلندیٔ قبر میں حدِ شرع ایک بالشت ہے ۔ رواہ ابو یعلٰی و ابن جریر

له ا ، محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام ، صحیح بخاری نور محمد، کراچی ۸۸۰/۲
ب ، سلیمان بن اشعث ابو داؤد ، سنن ابو داؤد اسلام آباد ۲۲۶/۲
ٹه ا ، مسلم بن حجاج القشیری، امام ، صحیح مسلم " ۳۱۲/۱
ب ، احمد بن علی ابو یعلیٰ : مسند ابو یعلیٰ بیروت

فلم یستیا حبان انما قال عن علی انہ دعا صاحب شرطتہ فقال لہ فذکر بمعناہ ۔

حدیث ۲۱: امام احمد بسندِ جید امیر المؤمنین کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے حضور نے ارشاد فرمایا:

اَیُّکُمْ یَنْطَلِقُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَلَا یَدَعُ بِہَا وَثَنًا اِلَّا کَسَرَہٗ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاہُ وَلَا صُوْرَۃً اِلَّا لَطَخَہَا۔ [له]

"تم میں کون ایسا ہے کہ مدینے جا کر ہر بُت کو توڑ دے اور ہر قبر برابر کر دے اور ہر تصویر مٹا دے ؟"

ایک صاحب نے عرض کی میں یا رسول اللہ! فرمایا تو جاؤ ۔ وہ جا کر واپس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے سب بُت توڑ دئے اور سب قبریں برابر کر دیں اور سب تصویریں مٹا دیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَادَ لِصَنْعَۃِ شَیْءٍ مِّنْ ھٰذَا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ [ٹه]

"اب جو یہ سب چیزیں بنائے گا وہ کفر و انکار کرے گا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر نازل ہوئی ۔" والعیاذ باللہ رب العٰلمین ۔

مسلمان بنظرِ ایمان دیکھے کہ صحیح و صریح حدیثوں میں کیسی سخت سخت وعیدیں فرمائی گئیں، اور یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلاً کسی تصویر کسی طریقے کی

له علی بن ابی بکر الہیثمی ، مجمع الزوائد بیروت ۱۷۲/۵
ٹه ا ، " " " "
ب ، احمد بن حنبل، امام ، مسند امام احمد " ۸۷/۱

تجسیم نہیں تو معظّمین دین کی تصویروں کو ان احکام خدا و رسول سے خارج گمان کرنا محض باطل و وہم عاطل ہے بلکہ شرح مظہر میں زیادہ شدتِ عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے اور خود ابتدائے بت پرستی اسی تصویراتِ معظّمین سے ہوئی۔

قرآن عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورۂ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا وَدّ، سُواع، یَغوث، یَعوق، نَسر یہ پانچ بندگانِ صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیس لعین ان کی تصویریں بنا کر مجلسوں میں قائم کیں پھر بعد کی آنیوالی نسلوں نے انہیں معبود بنا لیا صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

وَدٌّ وَّ سُوَاعٌ وَّ يَغُوْثُ وَيَعُوْقُ وَنَسْرٌ اَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ فَلَمَّا هَلَكُوْا اَوْحَى الشَّيْطٰنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ اَنِ انْصِبُوْا اِلٰى مَجَالِسِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا يَجْلِسُوْنَ اَنْصَابًا وَسَمُّوْهَا بِاَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰى اِذَا هَلَكَ اُولٰٓئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ هٰذَا مُخْتَصَرٌ[1]

ہاں ہر اگر وساوس ہو ہوا جس تسکین پائیں تو احادیث صحیحہ صریحہ سے خاص تصاویرِ معظّمین کا جزئیہ لیجئے۔

حدیث ۲۲: صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

اَنَّهٗ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَوَجَدَ فِيْهِ صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ وَصُوْرَةَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَ

---

[1] محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام: صحیح بخاری نور محمد کراچی ۷۳۲/۲
[2] ان میں گزر ۔۔۔۔

السَّلَامُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا هُمْ فَقَدْ سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ الحديث هذا لفظه فِي الْحَجِّ وَفِي الْاَنْبِيَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتّٰى اَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ[2] الحديث وفي المغازي فَاَخْرَجُوْا صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ[3] الحديث

هٰذِهٖ كُلُّهَا رِوَايَاتُ الْبُخَارِيِّ وَذَكَرَ ابْنُ هِشَامٍ فِيْ سِيْرَتِهٖ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَرَاٰى فِيْهِ صُوَرَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَغَيْرِهِمْ فَرَاٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مُصَوَّرًا فذكر الحديث الى ان قال ثُمَّ اَمَرَ بِتِلْكَ الصُّوَرِ كُلِّهَا فَطُمِسَتْ[4]

ان احادیث کا حاصل یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم روز فتح مکہ معظمہ کے اندر تشریف فرما ہوئے اس میں حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل و حضرت مریم و ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہم کی تصویریں نظر پڑیں، کچھ بکھری اور کچھ نقش دیوار حضورِ اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا

---

[1] محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام: صحیح بخاری نور محمد کراچی ۲۴۳/۱
[2] " " " : " " ۴۷۳/۱
[3] " " " : " " ۲۱۸/۱
[4] محمد بن عبد الملک بن ہشام: السیرۃ النبویۃ لابن ہشام دار قبہ مشق ۲۷۴/۲ ۔۔۔

خبردار ہو، بے شک ان بنانے والوں کے کان تک بھی یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو اس میں ملائکہ رحمت نہیں جاتے، پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں منقوش تھیں، سب مٹا دی گئیں اور جتنی مجسم تھیں سب باہر نکال دی گئیں انہیں میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و حضرت سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی ابنہا الاکرم و علیہما و بارک وسلم کی تصویریں بھی باہر لائی گئیں جب تک کعبہ معظمہ سب تصاویر سے پاک نہ ہو گیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قدم اکرم سے اسے شرف نہ بخشا۔"

حدیث ۲۳: مسند امام احمد میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے

قَالَ كَانَ فِي الْكَعْبَةِ صُوَرٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنْ يَمْحُوَهَا فَبَلَّ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ... ثَوْبًا وَمَحَاهَا بِهِ فَدَخَلَهَا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِيهَا شَيْءٌ۔

وفی حدیث عن الامام الواقدی فترک عمر صورۃ ابراہیم فلما دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرأی صورۃ ابراہیم قال یا عمر الم آمرک ان لا تدع فیہا صورۃ ثم رأی صورۃ مریم فوضع یدہ علیہا ثم قال امسحوا ما فیہا من الصور قاتل اللہ قوما یصورون ما لا یخلقون۔

حدیث ۲۴: عمر بن شیبہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

۱؎ احمد بن حنبل ... مسند احمد بن حنبل

۲؎ محمد بن عمر واقدی المغازی للواقدی بیروت ۸۳۴/۲

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَأَمَرَنِي فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي دَلْوٍ فَجَعَلَ يَبُلُّ الثَّوْبَ وَيَضْرِبُ بِهِ عَلَى الصُّوَرِ وَيَقُولُ قَاتَلَ اللهُ قَوْمًا يُصَوِّرُونَ مَا لَا يَخْلُقُونَ۔

حدیث ۲۵: ابوبکر بن ابی شیبہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

وَقَامَ الْمُسْلِمُونَ يَتَجَرَّدُونَ فِي الْأُزُرِ وَأَخَذُوا الدِّلَاءَ وَارْتَجَزُوا عَلَى زَمْزَمَ يَغْسِلُونَ الْكَعْبَةَ ظَهْرَهَا وَبَطْنَهَا فَلَمْ يَدَعُوا أَثَرًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَّا مَحَوْهُ وَغَسَلُوهُ۔

حاصل ان احادیث کا یہ ہے کہ کعبہ میں جو تصویریں تھیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ انہیں مٹا دو، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام چادریں اتار اتار کر امتثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے۔ زمزم شریف سے ڈول بھر کر آتے اور کعبہ اندر باہر سے دھویا جاتا، کپڑے بھگو بھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹا دیے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا، اس وقت اندر رونق افروز ہوئے۔

اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وغیرہ کا نشان رہ گیا تھا، پھر نظر فرمائی تو حضرت مریم کی تصویر بھی نظر پڑی تھی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ڈول

۱؎ د. شہاب الدین ابن الفضل الشہیر ابن حجر عسقلانی؛ فتح الباری مصطفی البابی مصر ۸/۹

۲؎ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ؛ مصنف ابن ابی شیبہ ادارۃ القرآن کراچی ۱۴۰۶ھ ۳۹۲/۱۴

۳؎ " " " " " " ۳۹۳/۱۴

حضورؐ واپس ہوئے فرمایا گھر میں پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکۂ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔"

حدیث ۱۹: صحیح بخاری و سنن ابی داؤد میں ام المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے،

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَتْرُکُ فِیْ بَیْتِہٖ شَیْئًا فِیْہِ تَصَالِیْبُ اِلَّا نَقَضَہٗ۔ [۱]

"نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بے توڑے نہ چھوڑتے۔"

حدیث ۲۰: مسلم و ابو داؤد و ترمذی حبان بن حصین سے راوی:

قَالَ لِیْ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَلَا اَبْعَثُکَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَہٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَہٗ۔ [۲]

"مجھ سے امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مامور فرما کر بھیجا کہ جو تصویر دیکھو اسے مٹا دو اور جو قبر حد شرع سے اونچی پاؤ اسے حد شرع کی برابر کر دو۔"

بلندیٔ قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے۔ رواہ ابو یعلی و ابن جریر

---

[۱] ا۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری، امام: صحیح بخاری — قدیمی، کراچی — ۸۸۰/۲
ب۔ سلیمان بن اشعث ابو داؤد: سنن ابو داؤد — اسلام آباد — ۲۱۶/۲

[۲] ا۔ مسلم بن حجاج القشیری، امام: صحیح مسلم — " — ۳۱۲/۱
ب۔ احمد بن علی ابو یعلی: مسند ابو یعلی — بیروت

فلم یستثب حبان انما قال عن علی انہ دعا صاحب شرطتہ فقال لہ فذکرہ بمعناہ۔

حدیث ۲۱: امام احمد بسند جید امیر المؤمنین کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے، حضورؐ نے ارشاد فرمایا:

اَیُّکُمْ یَنْطَلِقُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَلَا یَدَعُ بِہَا وَثَنًا اِلَّا کَسَرَہٗ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاہُ وَلَا صُوْرَۃً اِلَّا لَطَخَہَا۔ [۱]

"تم میں کون ایسا ہے کہ مدینے جا کر ہر بت کو توڑ دے اور ہر قبر برابر کر دے اور ہر تصویر مٹا دے؟"

ایک صاحب نے عرض کی میں یا رسول اللہ! فرمایا تو جاؤ۔ وہ جا کر واپس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے سب بت توڑ دئے اور سب قبریں برابر کر دیں اور سب تصویریں مٹا دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَادَ اِلٰی صَنْعَۃِ شَیْءٍ مِّنْ ہٰذَا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ [۲]

"اب جو یہ سب چیزیں بنائے گا وہ کفر و انکار کرے گا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر نازل ہوئی" والعیاذ باللہ رب العالمین۔

مسلمان بنظرِ ایمان دیکھے کہ صحیح و صریح حدیثوں میں اس کی کیسی سخت سخت وعیدیں فرمائی گئیں اور یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلا کسی تصویر کسی طریقے کی

---

[۱] علی بن ابی بکر الہیثمی: مجمع الزوائد — بیروت — ۱۷۲/۵

[۲] ا۔ " — " — " — "
ب۔ احمد بن حنبل، امام: مسند امام احمد — " — ۸۷/۱

تخصیص نہیں تو معظّمین دین کی تصویروں کو ان احکام خدا و رسول سے خارج گمان کرنا محض باطل و وہم عاطل ہے بلکہ شرع مطہر میں زیادہ شدتِ عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے اور خود ابتدائے بت پرستی اسی تصویراتِ معظّمین سے ہوئی۔

قرآن عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورۂ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا وَدّ، سُواع، یَغوث، یَعوق، نَسر۔ یہ پانچ بندگان صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیس لعین ان کی تصویریں بنا کر مجلسوں میں قائم کیں پھر بعد کی آنے والی نسلوں نے انہیں معبود بنا لیا صحیح بخاری شریف میں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

وَدًّا وَّ سُوَاعًا وَّ يَغُوْثُ وَ يَعُوْقُ وَ نَسْرٌ اَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ فَلَمَّا هَلَكُوْا اَوْحَى الشَّيْطٰنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ اَنِ انْصِبُوْا اِلٰى مَجَالِسِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا يَجْلِسُوْنَ اَنْصَابًا وَّ سَمُّوْهَا بِاَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰى اِذَا هَلَكَ اُولٰئِكَ وَ تَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ هٰذَا مُخْتَصَرٌ[1]

ہاں ہر اگر وساوس وہابیہ تسکین پائیں تو احادیث صحیحہ صریحہ سے خاص تصاویر معظمین کا جزئیہ لیجئے۔

حدیث ۲۲: صحیح بخاری شریف میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

اَنَّهٗ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَوَجَدَ فِيْهِ صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ وَ صُوْرَةَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَ

---

[1] محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام: صحیح بخاری، نور محمد، کراچی ۲/۷۳۲
[2] ... میں ہر گز ... ہے ...

السَّلَامُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هُمْ فَقَدْ سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ الحدیث هٰذَا لَفْظُهٗ فِي الْحَجِّ وَ فِي الْاَنْبِيَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتّٰى اَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ[1] الحدیث وفی المغازی فَاَخْرَجُوْا صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ[2] الحدیث

هٰذِهٖ كُلُّهَا رِوَايَاتُ الْبُخَارِيِّ وَ ذَكَرَ ابْنُ هِشَامٍ فِيْ سِيْرَتِهٖ قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَرَاٰى فِيْهِ صُوَرَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ غَيْرِهِمْ فَرَاٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ مُصَوَّرًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اَنْ قَالَ ثُمَّ اَمَرَ بِتِلْكَ الصُّوَرِ كُلِّهَا فَطُمِسَتْ[4]

ان احادیث کا حاصل یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز فتح مکہ معظمہ کعبہ کے اندر تشریف فرما ہوئے اس میں حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل و حضرت مریم و ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہم کی تصویریں نظر پڑیں، پھر بکرداں کچھ نقش دیوار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا

---

[1] محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام: صحیح بخاری، نور محمد، کراچی ۱/۲۱۳
[2] " " " : " " ۱/۴۷۳
[3] " " " : " " ۱/۲۱۸
[4] محمد بن عبد الملک بن ہشام: السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، فاروقیہ ملتان ۴/۴۷۴

خبردار ہو۔ بے شک ان بنانے والوں کے کان تک بھی یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو اس میں ملائکۂ رحمت نہیں جاتے، پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں منقوش تھیں، سب مٹادی گئیں اور جتنی مجسم تھیں سب باہر نکال دی گئیں؛ انہیں میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و حضرت سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ صلی اللہ تعالےٰ علی ابنہما الاکرم وعلیہما وبارک وسلم کی تصویریں بھی باہر لائی گئیں جب تک کعبۂ معظم سب تصاویر سے پاک نہ ہوگیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قدم اکرم سے اسے شرف نہ بخشا۔"

حدیث ۲۳: مسند امام احمد میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے

قَالَ كَانَ فِي الْكَعْبَةِ صُوَرٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنْ يَمْحُوَهَا فَبَلَّ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ...... ثَوْبًا وَمَحَاهَا بِهِ فَدَخَلَهَا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِيهَا شَيْءٌ.

وفي حديث عن الامام الواقدي فَتَرَكَ عُمَرُ صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَا عُمَرُ أَلَمْ آمُرْكَ أَنْ لَا تَدَعَ فِيهَا صُورَةً ثُمَّ رَأَى صُورَةَ مَرْيَمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ امْحُوا مَا فِيهَا مِنَ الصُّوَرِ قَاتَلَ اللهُ قَوْمًا يُصَوِّرُونَ مَا لَا يَخْلُقُونَ[ه]

حدیث ۲۴: عمر بن شبہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَأَمَرَنِي فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي دَلْوٍ فَجَعَلَ يَبُلُّ الثَّوْبَ وَيَضْرِبُ بِهِ عَلَى الصُّوَرِ وَيَقُولُ قَاتَلَ اللهُ قَوْمًا يُصَوِّرُونَ مَا لَا يَخْلُقُونَ[ه]

حدیث ۲۵: ابو بکر بن ابی شیبہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی:

وَقَلَّمَا الْمُسْلِمُونَ تَجَرَّدُوا فِي الْأُزُرِ وَأَخَذُوا الدِّلَاءَ وَارْتَجَزُوا عَلَى زَمْزَمَ يَغْسِلُونَ الْكَعْبَةَ ظَهْرَهَا وَبَطْنَهَا فَلَمْ يَدَعُوا أَثَرًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَّا مَحَوْهُ وَغَسَلُوهُ[ط]

حاصل ان احادیث کا یہ ہے کہ کعبہ میں جو تصویریں تھیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ انہیں مٹادو۔ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور دیگر صحابۂ کرام چادریں اتار اتار کر امتثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے۔ زمزم شریف سے ڈول بھر کر آتے اور کعبہ اندر باہر سے دھویا جاتا، کپڑے بھگو بھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹادیئے، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا، اس وقت اندر رونق افروز ہوئے۔

اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وغیرہ کا نشان رہ گیا تھا، پھر نظر فرمائی تو حضرت مریم کی تصویر بھی سُنّۃ دُھلی تھی حضور پُر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ایک ڈول

ه محمد بن حنبل ... ام | مسند احمد بن حنبل

ه محمد بن عمر واقدی | المغازی للواقدی | بیروت ۲/ ۸۳۴

له د، شہاب الدین ابن الفضل العسقلانی ابن حجر عسقلانی | فتح الباری | مصطفی البابی مصر ۹/ ۲۸

ب۔ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ | مصنف ابن ابی شیبہ | ادارۃ القرآن کراچی ۱۴/ ۴۹۲

ط " " " " " " " " ۱۴/ ۴۹۲

پانی منگاکر بہ نفس نفیس کپڑا تر کرکے اُن کے مٹانے میں شرکت فرمائی اور ارشاد فرمایا، اللہ کی مار ان تصویر بنانے والوں پر۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے:

اَمَّا حَدِیْثُ اُسَامَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْکَعْبَۃَ فَرَاٰی صُوْرَۃَ اِبْرَاہِیْمَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَجَعَلَ یَمْحُوْھَا وَھُوَ مَحْمُوْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ بَقِیَتْ بَقِیَّۃٌ خَفِیَ عَلٰی مَنْ مَحَاھَا اَوَّلًا [1]

حدیث ۲۶: صحیحین میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے:

لَمَّا اشْتَکَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ بَعْضُ نِسَائِہٖ کَنِیْسَۃً یُقَالُ لَھَا مَارِیَۃُ وَکَانَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَاُمُّ حَبِیْبَۃَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَۃِ فَذَکَرَتَا مِنْ حُسْنِھَا وَتَصَاوِیْرَ فِیْھَا فَرَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ اُولٰئِکَ اِذَا مَاتَ فِیْھِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِہٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِیْہِ تِلْکَ الصُّوَرَ اُولٰئِکَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰہِ [2]

"حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مرض میں بعض ازواج مطہرات نے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا اور حضرت ام المؤمنین ام سلمہ و ام المؤمنین ام حبیبہ ملک حبشہ میں ہو آئی تھیں۔ ان دونوں بیبیوں نے ماریہ کی خوبصورتی

---

[1] شہاب الدین ابو الفضل ابن حجر العسقلانی، فتح الباری مصطفٰی البابی مصر ۹/۷۷
[2] م. محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام، صحیح بخاری نور محمد، کراچی ۱/۶۹
مسلم بن حجاج القشیری، امام: صحیح مسلم وزارۃ تعلیم اسلام آباد

اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا۔ حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سرانور اٹھا کر فرمایا، یہ لوگ جب ان میں کوئی نیک بندہ نبی یا ولی انتقال کرتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا کر اس میں تبرکاً اس کی تصویر لگاتے ہیں، یہ لوگ بدترین خلق ہیں۔"

فِی الْمِرْقَاۃِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَیْ مِنْ نَبِیٍّ اَوْ وَلِیٍّ تِلْکَ الصُّوَرَ اَیْ صُوَرَ الصُّلَحَاءِ تَذْکِیْرًا بِھِمْ وَتَرْغِیْبًا فِی الْعِبَادَۃِ لِاَجْلِھِمْ [1] الخ.

حدیث ۲۷ امام بخاری کتاب الصلوٰۃ جامع صحیح میں تعلیقاً بلا قصہ اور عبدالرزاق و ابوبکر بن ابی شیبہ اپنے اپنے مصنف اور بیہقی سنن میں اسلم مولٰی امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے موصولاً مع القصہ راوی، جب امیر المؤمنین ملک شام کو تشریف لے گئے، ایک رئیس نصارٰی نے آکر عرض کی میں نے حضور کے لئے کھانا تیار کرایا ہے، میں چاہتا ہوں، حضور قدم رنجہ فرمائیں کہ ہم چشموں میں میری عزت ہو، امیر المؤمنین نے فرمایا:

اِنَّا لَا نَدْخُلُ الْکَنَائِسَ الَّتِیْ فِیْھَا ھٰذِہِ الصُّوَرُ [2]

"ہم ان کنیسوں میں نہیں جاتے جن میں یہ تصویریں ہوتی ہیں"

بالجملہ حکم واضح ہے اور مسئلہ مستبین اور حرکات مذکورہ بالیقین اور ان میں اعتقاد ثواب ضلال مبین۔ اس شخص پر فرض ہے کہ اس حرکت سے باز آئے اور حرام میں ثواب کی

---

[1] علی بن سلطان القاری، امام: مرقاۃ شرح مشکوٰۃ امدادیہ ملتان ۲/۳۶۸
[2] محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام: صحیح بخاری ۱/۶۲ نور محمد، کراچی

امید ہے، نہ خود گمراہ ہوں نہ جاہل مسلمانوں کو گمراہ بنائے۔ ان تصویروں کو تاآباد جنگل میں یا مسے دور نظرِ عوام سے بچا کر اس طرح دفن کر دیں کہ جہّال کو ان پر اصلا اطلاع نہ ہو یا کسی ایسے دریا میں کہ کبھی پایاب نہ ہوتا ہو، نگاہِ جاہلان سے خفیہ عمیق کنڈے میں یوں سپرد کر دیں کہ پانی کی موجوں سے کبھی ظاہر ہونے کا احتمال نہ ہو۔ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

یہ سب متعلق تصاویرِ ذی روح تھا، رہا نقشۂ روضۂ مبارکہ، اس کے جواز میں اصلا مجالِ سخن و جائے دَم زَدن نہیں، جس طرح ان تصویروں کی حرمت یقینی ہے یونہی اس کا جواز اجماعی ہے۔ شرعِ مطہر نے ذی روح کی تصویر حرام فرمائی، حدیث پانزدہم میں اس قید کی تصریح گزری

حدیث اوّل میں ہے کہ ایک مصوّر نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمتِ والا میں حاضر ہو کر عرض کی، میں تصویر بناتا ہوں، اس کا فتویٰ دیجئے، فرمایا پاس آ، وہ پاس آیا، فرمایا پاس آ، وہ اور پاس آیا یہاں تک کہ حضرت نے اپنا دستِ مبارک اس کے سر پہ رکھ کر فرمایا، کیا میں تجھے نہ بتا دوں؟ وہ حدیث جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی! پھر حدیث مذکور مصوّروں کے جہنمی ہونے کی ارشاد فرمائی۔ اس نے نہایت ٹھنڈی سانس لی، حضرت نے فرمایا:

وَیْحَكَ اِنْ اَبَیْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَیْكَ بِھٰذَا الشَّجَرِ
وَکُلِّ شَیْءٍ لَیْسَ فِیْهِ رُوْحٌ [1]

افسوس! تجھے اگر بے بنائے نہ بن آئے تو پیڑ اور غیر ذی روح چیزوں کی تصویریں بنایا کر۔

ائمہ مذاہب اربعہ وغیرہم نے اس کے جواز کی تصریحیں فرمائیں۔ تمام کتبِ مذاہب اس سے مملوّ و مشحون ہیں۔

ہر چند مسئلہ واضح اور حق لائح ہے مگر تسکینِ اوہام و تثبیتِ عوام کے لئے ائمہ کرام و علمائے اعلام کی بعض سندیں اس باب میں پیش کروں کہ کن کن اکابرِ دین و اعاظمِ معتمدین نے مزارِ مقدس اور اس کے مثل نعلِ اقدس کے نقشے بنائے اور ان کی تعظیم اور ان سے تبرک کرتے آئے اور اس باب میں کیا کیا کلماتِ روح افزائے مؤمنین و جاں گزائے منافقین ارشاد فرمائے:

(۱) امام ہشیم بن نسطاس تابعی مدنی (۲) امام محدث جلیل القدر ابو نعیم صاحب حلیۃ الاولیاء (۳) امام محدث علامہ ابو الفرج عبد الرحمٰن ابن الجوزی حنبلی (۴) امام ابو الیمن ابن عساکر (۵) امام تاج الدین فاکہانی صاحبِ فجرِ منیر (۶) علامہ سید نور الدین علی بن احمد سمہودی مدنی شافعی صاحبِ کتاب الوفاء و وفاء الوفاء و خلاصۃ الوفاء (۷) سید عارف باللہ محمد بن سلیمان جزولی صاحب الدلائل (۸) امام محدث فقیہ احمد بن حجر مکی شافعی صاحب جوہر منظم (۹) علامہ حسین بن محمد بن حسن دیار بکری صاحب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۰) علامہ سیدی محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی شارح مواہب لدنیہ و منح محمدیہ (۱۱) شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی صاحب جذب القلوب (۱۲) محمد العاشق بن عمر الحافظ الرومی الحنفی صاحب خلاصۃ الاخبار ترجمۂ خلاصۃ الوفاء۔ ان ائمہ و علماء نے مزارِ اقدس و اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قبورِ مقدسہ حضرات صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نقشے بنائے۔

مواہب اور اس کی شرح میں ہے:

وقد روی ابو داؤد و الحاکم من طریق القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق قال دخلت علی عائشۃ فقلت یا اُمّہ اکشفی لی عن قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصاحبیہ الحدیث (زاد الحاکم فرأیت رسول اللہ ای قبرہ

[1] صحیح البخاری، [illegible]

رصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَدِّمًا وَأَبَا بَكْرٍ رَأْسُهُ بَيْنَ كَتِفَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرَ رَأْسُهُ عِنْدَ رِجْلَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال ابو اليمن بن عساكر و هذه صفته :

عمر رضی الله تعالیٰ عنه | النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

ابو بکر رضی الله تعالیٰ عنه

ل

(و روى ابو بكر الآجرى، الحافظ الامام توفى فى محرم سنة ست و ثلثمائة ۳۰۶) فى كتاب صفة قبر النبى صلى الله تعالى عليه وسلم عن غنيم بن بسطاس المدنى، تابعى مقبول كما فى التقريب، (قَالَ رَأَيْتُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِمَارَةِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَأَيْتُهُ مُرْتَفِعًا نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِ أَصَابِعَ وَرَأَيْتُ قَبْرَ أَبِي بَكْرٍ وَرَاءَ قَبْرِهِ وَرَأَيْتُ قَبْرَ عُمَرَ وَرَاءَ قَبْرِ أَبِي بَكْرٍ أَسْفَلَ مِنْهُ) و رواه ابو نعيم بزيادة و صوره لنا،

المصطفیٰ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

ابو بکر رضی الله تعالیٰ عنه

عمر رضی الله تعالیٰ عنه

ل

(وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ السِّيَرِ وَغَيْرُهُمْ فِي صِفَةِ الْقُبُورِ الْمُقَدَّسَةِ أَوْرَدَهَا أَبُو الْيُمْنِ) ابن عساكر (فِي كِتَابِهِ) (تحفة الزائر) والصحيح منها روايتان احدهما ما تقدم عن القاسم (الاخرى) و بها جزم رزين و غيره و عليها الاكثر كما قال المصنف فى الفصل الثانى و قال النووى انها المشهورة و السمهودى انها اشهر الروايات (أَنَّ قَبْرَهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقِبْلَةِ مُقَدَّمًا لِجِدَارِهَا ثُمَّ قَبْرَ أَبِي بَكْرٍ حِذَاءَ مَنْكِبَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَبْرَ عُمَرَ حِذَاءَ مَنْكِبَيْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهٰذَا صِفَتُهَا :

المصطفیٰ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه

الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه

ل

و مرت واحدة من الضعيفة و لا حاجة لذكر باقيها اه ما فى المواهب و شرحها ملتقطا قلت و قد ذكر السبع جميعا الامام البدر المحمود العينى فى عمدة القارى فراجعها ان هويت۔

مطالع المسرات میں ہے :

وضع المؤلف صفة الروضة هكذا،

جمعیت اشاعت اہلسنت

ل محمد بن عبد الباقی زرقانی، امام : زرقانی شرح مواہب قاہرہ مصر ۸/۳۳۹

ل

[illegible] ۸/۳۳۰

ل محمد بن عبد الباقی زرقانی، امام : زرقانی شرح مواہب القاہرہ مصر ۸/۳۳۹

قبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

قبر ابي بكر رضي الله تعالى عنه | قبر عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه

اَبُوْبَكْرٍ مُؤَخَّرٌ قَلِيْلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا كَانَ خَلْفَهُ وَعُمَرُ خَلْفَ رِجْلَيْ اَبِيْ بَكْرٍ وروى ابوداؤد والحاكم وصحح اسناده عن القاسم بن محمد الحديث قال السمهودي وهذا المرجح ما روي عن القاسم مختصر صورتها عن ابن عساكر هكذا،

قبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم | قبر عمر رضي الله تعالى عنه

قبر ابي بكر رضي الله تعالى عنه

وصورها ابو الفرج ابن الجوزي بصفتها هكذا ونسب ابن حجر هذه الصفة الى الاكثر اھ مختصرا۔

قُلْتُ وَوَقَعَ هٰهُنَا فِي الْكِتَابِ تَخْلِيْطٌ وَاضْطِرَابٌ نَبَّهْتُ عَلَيْهِ عَلٰى هَامِشِهٖ وَنَبَّهَ السَّيِّدُ الْمُرْتَضٰى فِيْ نَقْلِ عَنْهُ فِيْ شَرْحِ الْاِحْيَاءِ شَيْئًا لَمْ اَجِدْهُ فِيْ نُسْخَتِيْ شَرْحِ الدَّلَائِلِ كَهُوَ صَحِيْحٌ فِيْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْمَطَالِعِ عَنِ ابْنِ الْجَوْزِيِّ تَصْوِيْرَهٗ فَكَانَ قَوْلُهٗ هٰكَذَا اِشَارَةً اِلٰى مَا مَرَّ وَهُوَ الَّذِيْ نَسَبَهُ ابْنُ حَجَرٍ اِلَى الْجُمْهُوْرِ وَالْاَكْثَرِ كَمَا تَقَدَّمَ فِيْمَا نَذْكُرُ اَمَّا الْمُرْتَضٰى فَنَقَلَ تَصْوِيْرَهٗ عَنِ الْمَطَالِعِ عَنِ ابْنِ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهٖ هٰكَذَا هٰكَذَا،

ـــــــــــــــــــــــــــ

ـه محمد المهدي ابن احمد بن علي بن يوسف الفاسي، امام : مطالع المسرات ؛ نوريه رضويه فيصل آباد ؛ ص ١٢٠

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

ابوبكر رضي الله تعالى عنه

عمر رضي الله تعالى عنه

ثُمَّ عَقَّبَهٗ بِقَوْلِهٖ وَنَسَبَ ابْنُ حَجَرٍ هٰذِهِ الصِّفَةَ اِلَى الْاَكْثَرِ فَلَا اَدْرِيْ لَعَلَّ هٰذَا الْغَلَطَ فِي التَّصْوِيْرِ مِنَ النُّسَّاخِ وَاللهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

جوہر منظم امام ابن حجر میں ہے :

يُسَنُّ بَلْ يَتَأَكَّدُ اِذَا فَرَغَ مِنَ السَّلَامِ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَأَخَّرَ اِلٰى صَوْبِ يَمِيْنِهٖ قَدْرَ ذِرَاعٍ لِلسَّلَامِ عَلٰى خَلِيْفَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَرَّمَ وَجْهَهٗ لِاَنَّ رَأْسَهٗ عِنْدَ مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَتَأَخَّرُ اِلٰى صَوْبِ يَمِيْنِهٖ اَيْضًا قَدْرَ ذِرَاعٍ لِلسَّلَامِ عَلٰى سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِاَنَّ رَأْسَهٗ عِنْدَ مَنْكِبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَهٰذِهٖ صُوْرَةُ الْقُبُوْرِ الثَّلٰثَةِ الْكَرِيْمَةِ عَلَى الْاَصَحِّ الْمَنْكُوْرِ وَعَلَيْهِ الْجُمْهُوْرُ۔

ثُمَّ قَالَ بَعْدَ التَّصْوِيْرِ اِخْتَرْتُ وَضْعَهَا عَلٰى هٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ لِاَنَّهَا الْمُطَابِقَةُ لِلْوَاقِعِ عِنْدَ تَوَجُّهِ الزَّائِرِ اِلَيْهِمْ الخ ـه

اگر معاذ اللہ دلائل الخیرات شریف سے نقشہ مذکورہ نکالا جائے تو نہ صرف دلائل بلکہ ان سب کتب احادیث و سیر وغیرہا کے اوراق چاک کئے جائیں اور ان ائمہ

ـــــــــــــــــــــــــــ

ـه احمد بن حجر الہیتمی المکی : الجوہر المنظم ؛ قادریہ رضویہ لاہور ؛ ص ۵۰

محدثین کے بنائے ہوئے نقشوں کا کیا علاج ہو جو زمانۂ تابعین و تبع تابعین سے قرناً فقرناً روایت حدیثیں رنقشے بناتے آئے۔ اللہ عزوجل افراط و تفریط کی آفت سے بچائے۔ دلائل الخیرات شریف کو تالیف ہوئے پونے پانسو برس گزرے جب سے کتاب مستطاب شرقاً غرباً عرباً عجماً تمام جہان کے علماء و اولیاء و صلحاء میں حرزِ جان و وظیفۂ دین و ایمان ہو رہی ہے۔ یہ حسن قبول خدا و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم زید و عمرو کے مٹائے نہیں مٹ سکتا۔

همہ شیرانِ جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را

ہاں اب نئے زمانے فتنہ کے گھرانے میں وہ گمراہ بھی پیدا ہوئے جو عیاذاً باللہ دلائل الخیرات کو معدنِ شرک و بدعت کہتے ہیں مگر اُن کے بکنے سے اُمت مرحومہ کا اتفاق و اطباق نہیں ٹوٹ سکتا۔

مہ فشاند نور و سگ عوعو کند ہر کسے بر خلقتِ خود می تند

کشف الظنون میں ہے:

دَلَائِلُ الْخَيْرَاتِ اٰيَةٌ مِّنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُوَاظَبُ بِقِرَاءَتِهٖ فِي الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ وَلِلدَّلَائِلِ اخْتِلَافٌ فِي النُّسَخِ لِكَثْرَةِ رِوَايَتِهَا عَنِ الْمُؤَلِّفِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لٰكِنَّ الْمُعْتَبَرَ نُسْخَةُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدٍ السَّهْلِيِّ كَانَ الْمُؤَلِّفُ صَحَّحَهَا قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِثَمَانِ سِنِيْنَ سَادِسَ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ ٨٦٢ھ[1] ملخصًا۔

یعنی کتاب دلائل الخیرات اللہ تعالٰی کی آیتوں سے ایک آیت ہے کہ مشارق و مغارب میں ہمیشہ پڑھی جاتی ہے، اس کے نسخے مختلف ہیں

[1] مصطفٰی بن عبد اللہ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، بغداد، ۱/۵۹

مؤلف رحمہ اللہ تعالٰی سے اس کی روایت بکثرت ہوئی مگر معتبر ابو عبد اللہ محمد سہلی کا نسخہ ہے کہ مصنف قدس سرہ نے وصال شریف سے آٹھ برس پہلے ششم ربیع الاول ۸۶۲ھ کو اس کی تصحیح فرمائی تھی۔"

۱۳۔ علامہ محمد بن احمد بن علی فاسی مصری مطالع میں فرماتے ہیں:

اَعْقَبَ الْمُؤَلِّفُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ رَضِيَ عَنْهُ تَرْجَمَةَ الْاَسْمَاءِ بِتَرْجَمَةِ صِفَةِ الرَّوْضَةِ الْمُبَارَكَةِ وَالرَّوْضَةِ الْمُقَدَّسَةِ مُوَافَقَةً فِيْ ذٰلِكَ وَتَابِعًا لِلشَّيْخِ تَاجِ الدِّيْنِ الْفَاكِهَانِيِّ فَاِنَّهٗ عَقَدَ فِيْ كِتَابِهِ الْفَجْرِ الْمُنِيْرِ بَابًا فِيْ صِفَةِ الْقُبُوْرِ الْمُقَدَّسَةِ وَ مِنْ فَوَائِدِ ذٰلِكَ اَنْ يَّنُوْبَ الْمِثَالُ مَنْ لَّمْ يَتَمَكَّنْ مِنْ زِيَارَةِ الرَّوْضَةِ وَ يُشَاهِدَهٗ مُشْتَاقٌ وَيَلْثِمَهٗ وَ يَزْدَادَ فِيْهِ حُبًّا وَّشَوْقًا[1]

"مؤلف رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فصل اسمائے طیبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد صفت روضۂ مبارکہ کی فصل بہ تبعیت و موافقت امام تاج الدین فاکہانی ذکر فرمائی کہ انہوں نے بھی اپنی کتاب فجر منیر میں قبور مقدسہ کی تصویر میں خاص ایک باب ذکر کیا اور اس میں بہت فائدے ہیں از انجملہ یہ کہ جسے روضۂ مبارکہ کی زیارت میسر نہ ہوئی وہ اس نقشۂ پاک کی زیارت کرے، مشتاق اسے دیکھے اور بوسہ دے اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی محبت اور حضور کا شوق اس کے دل میں بڑھے۔"

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا اٰمِيْن

۱۴۔ اسی میں ہے:

[1] محمد المہدی الفاسی، مطالع المسرات، نوریہ رضویہ فیصل آباد، ص ۴۲۰

قد كنت رأيت تأليفا لبعض المشارقة يقول فيها إنه ينبغي لذاكر اسم الجلالة من المريدين أن يكتبه بالذهب في ورقة ويجعله نصب عينيه فإذا صح قارئ هذا الكتب الروضة صورة حسنة بألوان حسنة وخصوصا بالذهب فهو من معنى ذلك [1]

میں نے بعض علمائے مشرق کی تصنیف میں دیکھا کہ مرید اسم پاک اللہ کا ذکر کرے، اسے چاہیے کہ اسم پاک اللہ ایک ورق میں سونے سے لکھ کر اپنے پیش نظر رکھے، تو جب اس کتاب کا پڑھنے والا روضۂ مقدسہ کی خوبصورت تصویر خوشنما رنگوں سے رنگین خصوصا آب زر سے بنائے تو وہ اسی قبیل سے ہے۔

؎ اسی میں ہے:

وقد ذكر بعض من تكلم على الأذكار وكيفية التربية بها أنه إذا كان لا إله إلا الله محمد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فليشخص بين عينيه ذاته الكريمة بشرية من نور في ثياب من نور يعني لتستقيم صورته صلى الله تعالى عليه وسلم في مخيلته ويتألف معها ما لا يتمكن به من الاستمداد ومن أسراره والاقتباس من أنواره صلى الله تعالى عليه وسلم قال فإن لم يمكن تشخص صورته فيرى كأنه جالس عند قبره المباركة بين يديه متى ما ذكره فإن القلب متى ما شغل بشيء امتنع من قبول غيره في الوقت إلى آخر كلامه فيحتاج إلى تصوير الروضة المشرفة والقبور المقدسة ليعرف صورتها ويشخصها بين عينيه من لم يعرفها لكن لحصل من علي في الكتب من لم يزرها كما عليه عامة الناس وجمهورهم [2]

بعض اولیائے کرام جنہوں نے ذکر و شغل سے تربیت مریدین کی کیفیت ارشاد کی بیان فرماتے ہیں کہ جب ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے کامل کرے تو چاہیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا تصور اپنے پیش نظر جمائے بشری صورت نور کی طلعت، نور کے لباس میں تاکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کریمہ اس کے آئینۂ دل میں جم جائے اور اس سے وہ الفت پیدا ہو کہ جس کے سبب حضور کے اسرار سے فائدہ ملے، حضور کے انوار کے پھول چنے اور جسے یہ تصویر میسر نہ ہو وہ یہی خیال جمائے گویا مزار مبارک کے سامنے حاضر ہے اور ہر بار جب ذکر میں نام پاک آئے تصور مزار اقدس کی طرف اشارہ کیا جائے کہ دل جب ایک چیز سے مشغول ہو جاتا ہے پھر اس وقت دوسری چیز قبول نہیں کرتا تو اب روضۂ مطہرہ و قبور مطہرہ کی تصویر بنانے کی حاجت ہوئی کہ جن دلائل الخیرات پڑھنے والوں نے ان کی زیارت نہ کی اور اکثر ایسے ہی ہیں وہ انہیں پہچان لیں اور ذکر کے وقت ان کا تصور ذہن میں جمائیں۔

[1] محمد المہدی الفاسی : مطالع المسرات نوریہ رضویہ فیصل آباد ص: ۱۲۵

[2] محمد المہدی الفاسی : مطالع المسرات نوریہ رضویہ فیصل آباد ص: ۱۴۲

۱۶۔ اسی میں ہے:

وَقَدِ اسْتَنَابُوا الْمِثَالَ النَّعْلِ عَنِ النَّعْلِ وَجَعَلُوا لَهُ مِنَ الْإِكْرَامِ وَالْإِحْتِرَامِ مَا لِلْمَنُوبِ عَنْهُ وَذَكَرُوا لَهُ خَوَاصًّا وَبَرَكَاتٍ قَدْ جُرِّبَتْ وَقَالُوا فِيهِ أَشْعَارًا كَثِيرَةً وَأَلَّفُوا فِي صُوَرِهِ وَرَوَوْهُ بِالْأَسَانِيدِ وَقَدْ قَالَ الْقَائِلُ ؎

إِذَا مَا الشَّوْقُ أَقْلَقَنِي إِلَيْهَا ۔۔۔ وَلَمْ أَظْفَرْ بِمَطْلُوبِي لَدَيْهَا
نَقَشْتُ مِثَالَهَا فِي الْكَفِّ نَقْشًا ۔۔۔ وَقُلْتُ لِنَاظِرِي قَصْرًا عَلَيْهَا[1]

"علمائے کرام نے نعل مقدس کے نقشے کو نعل مقدس کا قائم مقام بنایا اور اس کے لئے وہی اکرام واحترام جو اصل کے لئے تھا، ثابت ٹھہرایا اور اس نقشہ مبارک کے لئے خواص و برکات ذکر فرمائے اور بلا شبہ وہ تجربے میں آئے اور اس میں بکثرت اشعار کہے اور اس کی تصویر میں رسالے تصنیف کئے اور اسے سندوں کے ساتھ روایت کیا اور کہنے والے نے کہا جب اس کی آتشِ شوق میرے سینے میں بھڑکتی ہے اور اس کا دیدار میسر نہیں ہوتا اس کی تصویر ہاتھ پر کھینچ کر آنکھ سے کہتا ہوں اسی پر بس کر۔"

۱۷۔ علامہ تاج فاکہانی فجر منیر میں فرماتے ہیں:

مِنْ فَوَائِدِ ذٰلِكَ أَنَّ مَنْ لَمْ يُمْكِنْهُ زِيَارَةُ الرَّوْضَةِ فَلْيَزُرْ مِثَالَهَا وَلْيَلْثِمْهُ مُشْتَاقًا لِأَنَّهُ نَابَ مَنَابَ الْأَصْلِ كَمَا قَدْ نَابَ مِثَالُ نَعْلِهِ الشَّرِيفَةِ مَنَابَ عَيْنِهَا فِي الْمَنَافِعِ وَالْخَوَاصِّ بِشَهَادَةِ التَّجْرِبَةِ الصَّحِيحَةِ وَلِذَا جَعَلُوا لَهُ مِنَ الْإِكْرَامِ وَالْإِحْتِرَامِ مَا يَجْعَلُونَ لِلْمَنُوبِ عَنْهُ[2]

"نقشۂ روضۂ مبارکہ لکھنے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل روضۂ اقدس کی زیارت نہ ملی وہ اس کی زیارت کرے اور شوقِ دل کے ساتھ اسے بوسہ دے کہ یہ مثال اسی اصل کی قائم مقام ہے جیسے نقشۂ نعل مقدس منافع و خواص میں بالیقین اس کا قائم مقام ہے جس پر صحیح تجربہ شاہد عدل ہے ولہٰذا علمائے دین نے نقشے کا اعزاز و اکرام وہی رکھا جو اصل کا رکھتے ہیں۔"

(۱۸) حضرت مصنف دلائل قدس سرہ العزیز اس کی شرح کبیر میں اسے نقل فرماتے ہیں اور علامہ ممدوح کی متابعت ظاہر کرتے ہیں:

حَيْثُ قَالَ إِنَّمَا ذَكَرْتُهَا تَابِعًا لِلشَّيْخِ تَاجِ الدِّيْنِ الْفَاكِهَانِيِّ فَإِنَّهُ عَقَدَ فِي كِتَابِهِ الْفَجْرِ الْمُنِيْرِ بَابًا فِي صِفَةِ الْقُبُوْرِ الْمُقَدَّسَةِ وَقَالَ وَمِنْ فَوَائِدِ ذٰلِكَ الخ

(۱۹) امام ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن خلف السلمی الشہیر بابن الحاج المری الاندلسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقشۂ نعل مقدس کے بیان میں مستقل کتاب تالیف فرمائی

(۲۰) اسی طرح ان کے تلمیذ شیخ عزیز ابوالیمن ابن عساکر نے نفیس جلیل کتاب مسمّٰی بہ تحفۃ النعل للقدم المحمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھی جس کے ساتھ اکابر ائمہ مثل کتب حدیث روایۃً سماعاً قراءۃً اعتنا سے کام کیا۔

(۲۱) امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب ارشاد الساری شرح صحیح بخاری، مواہب لدنیہ

شیخ محمد زرقانی فرماتے ہیں:

فَقَدْ ذَکَرَ اَبُو الْیَمَنِ ابْنُ عَسَاکِرٍ تِمْثَالَ نَعْلِهِ الْکَرِیْمِ عَلَیْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِیْمِ فِیْ جُزْءٍ حَفِیْلٍ رَوَیْتُهٗ قِرَاءَةً وَّسَمَاعًا وَکَذَا اَفْرَدَهٗ بِالتَّاْلِیْفِ اَبُوْ اِسْحٰقَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ السُّلَمِیُّ الْمَشْهُوْرُ بِابْنِ الْحَاجِّ مِنْ اَهْلِ الْمَرِیَّةِ الْاَنْدَلُسِیِّ وَکَذَا غَیْرُهُمَا وَلِلّٰهِ دَرُّ اَبِی الْیَمَنِ ابْنِ عَسَاکِرٍ حَیْثُ قَالَ ؎

یا منشدا فی رسم ربع خال	ومناشدا الدوارس الاطلال
دع ندب آثار وذکر مآثر	لاحبة بانوا وعصر خال
والثم ثری الاصل الکریم فحبذا	ان فزت منه بلثم ذا التمثال
صافح به خدا وعفر وجنة	فی تربها وجدا وفرط تغال
یا شبه نعل المصطفی نبی الندا	لمثالک الاسمی الشریف العالی
هملت لمرآک العیون وقد تلی	مرقی العیون بغیر ما اهمال
وتذکرت عهد العقیق فاذرت	شوقا عقیق الدمع ما الهطال
لا کبر تحت خد ماله اقدم العلی	والجود والمعروف والافضال
لو ان خدی یحتذی نعلا لها	لبلغت من نیل المنی آمالی
او انّ اجعلنی لوطء نعالها	ارضٌ سمت عزا ابد الاحلال

هو بالالتعاط ؎

* خلاصہ یہ کہ ابن عساکر نے نعل اقدس کے باب میں ایک مستقل جزء تالیف کیا

ـه محمد بن عبدالباقی الزرقانی ۱۱۲۲ھ زرقانی علی المواہب مطبوعہ مصر ۵/۵۵

" " " ۵۵/۵

جسے میں نے استاذ سے پڑھ کر، استاذ سے سن کر روایت کیا اور اسی طرح ابن الحاج اندلسی وغیرہما علماء نے اس بارے میں مستقل تصنیفیں کیں اور ان حضرات کے لئے ہے خوبی، ابو الیمن ابن عساکر نے کیا خوب قصیدہ مدیح شریف میں لکھا جس میں فرماتے ہیں اے فانی کی یاد کرنے والے! ان چیزوں کی یاد چھوڑ اور تبرکات شریفہ مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خاکبوسی کر، زہے نصیب اگر تجھے اس تصویر نعل مبارک کا بوسہ ملے اپنا رخسارہ اس پر رکھ اور اس کی خاک پر اپنا چہرہ مل! اے نعل مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تصویر تیری عزت و شرف و بلندی پر میری جان قربان تجھے دیکھ کر آنکھیں ایسی بہ نکلیں کہ اب تھمنا بہت دور ہے۔ تجھے دیکھ کر انہیں مدینے کے وادی عقیق میں مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی رفتار یاد آگئی لہٰذا اپنے اشک رواں کے ہر نا سرخ عقیق نچھاور کر رہی ہیں، اے تصویر نعل پاک تو نے مجھے وہ قدم پاک یاد دلا دیا جس کی بلندی وجود و احسان و فضل قدیم سے ہیں، اگر میرا رخسارہ تراش کر اس قدم پاک کے لئے کفش بنا تے تو دل کی تمنا بر آتی یا میری آنکھ ان کی کفش مبارک کے لئے زمین ہوتی تو اس زمین ہو سطے سے عزت کا آسمان بن جاتی ہے۔

جَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا یَا اَبَا الْیَمَنِ

(۲۲) ابو الحکم بن عبد الرحمٰن بن علی بن عبد الرحمٰن الشہیر بابن المرحل کہ فضلائے مغاربہ سے ہیں، امام بقیۃ الحفاظ ابن حجر عسقلانی نے تبصیر میں ان کا ذکر لکھا وصف نقشۂ نعل مبارک میں ان کا قصیدہ غرا شیخ ابن الحاج نے اپنی کتاب مذکور میں ذکر کیا۔ امام قسطلانی نے اسے مناسب تھا کہا یعنی کیا خوب فرمایا۔ اس کی بعض ابیات کریمہ مواہب میں

مثالٌ لِنعلِ مَنْ اُحِبُّ هَوِيتُہ   فھا انا فی یومی ولیلی لاثمُہ

اَجُرُّ علی راسی ووجھی ادیمَہ   والثمُہ طوراً وطوراً الاثمُہ

اُمثِّلُہ فی رِجلِ اَکرمِ مَن مَشٰی   فتبصرُہ عَینی وما انا حالمُہ

اُحرِّکُ خدّی ثمّ احسبُ وقعَہ   علی وجنتی خطواً ھناک یلاومُہ

ومَن لی بوقعِ النّعلِ فی حُرِّ وجنتی   لِماشٍ علت فوقَ النّجومِ براجمُہ

سَاَجعلُہ فوقَ التّرائبِ عُوذةً   لِقلبی لعلّ القلبَ یبردُ حاجمُہ

واربطُہ فوقَ الشّؤونِ تمیمةً   لِجفنی لعلّ الجفنَ یھدأ ساجمُہ

الا بابی تمثالُ نعلِ محمّدٍ   لَطابَ حاذیہ وقُدِّسَ خادمُہ

یودّ ھلالُ الافقِ لو انّہ ھوی   یزاحمنا فی لثمہ ونزاحمُہ

سلامٌ علیہ کلّما ھبّتِ الصّبا   وغنّت باغصانِ الاراکِ حمائمُہ۔۔

"اپنے محبوب صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی تصویرِ نعلِ پاک کو میں دوست رکھتا اور رات دن اسے بوسہ دیتا ہوں، اپنے سر اور منہ پر رکھتا اور کبھی چومتا اور کبھی سینے سے لگاتا ہوں، میں اپنے دھیان میں اسے محبوب صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے پائے اقدس میں تصور کرتا ہوں تو شدتِ صدقِ تصور سے گویا اپنی آنکھوں سے جاگتے میں دیکھ لیتا ہوں اُس نقشۂ پاک کو اپنے رُخسارے پر رکھ کر جنبش دیتا ہوں اور یہ خیال کرتا ہوں کہ گویا وہ اُسے پہنے ہوئے میرے رخسار پر چل رہے ہیں، آہ! کون ایسی صورت کردے کہ وہ پائے مبارک جو ستارگانِ آسمانِ ہشتم کے سروں پر بلند ہوتے اُن کی کفش مبارک چلنے میں میرے رخسار سے

له محمد بن عبد الباقی الزرقانی، زرقانی علی المواہب مطبوعہ مصر ۵/۵۶-۵۵

پر پڑے۔ میں نقشۂ نعل مبارک کو اپنے سینے پر دل کا تعویذ بنا کر رکھوں گا شاید دل کی آگ ٹھنڈی ہو، میں اسے سر پر آنکھوں کا تعویذ بنا کر باندھوں گا، شاید بہتی پلکیں رکیں، سُن لو، تصویرِ کفش مقدس پر میرا باپ نثار کیا اچھا ہے، اس کا بنانے والا اور جو اس کی خدمت کرے پاک ہو جائے، ماہِ نو کی تمنا ہے، کاش آسمان سے اُتر کر اس نقشۂ مبارک کے بوسے میں ہم اور وہ باہم مزاحمت کرتے، اللہ عزوجل کا سلام اُترے محمد صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم پر جب تک بادِ صبا چلے اور جب تک درختِ اراک کی ڈالیوں پر کبوتر گونجیں۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاُمَّتِہٖ اَبَدًا اٰمِیْنَ۔

(۲۳) نیز مواہب لدنیہ میں ہے،

مِنْ نَفْعِھَا مَا ذَکَرَہٗ مِنْ فَضْلِھَا وَجُرِّبَ مِنْ نَفْعِھَا وَبَرَکَتِھَا مَا ذَکَرَہٗ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِیْدِ وَکَانَ شَیْخًا صَالِحًا وَرِعًا قَالَ حَذَوْتُ ھٰذَا الْمِثَالَ لِبَعْضِ الطَّلَبَةِ فَجَاءَنِیْ یَوْمًا فَقَالَ رَاَیْتُ الْبَارِحَةَ مِنْ بَرَکَةِ ھٰذَا النَّعْلِ عَجَبًا اَصَابَ زَوْجِیْ وَجَعٌ شَدِیْدٌ کَادَ یُھْلِکُھَا فَجَعَلْتُ النَّعْلَ عَلٰی مَوْضِعِ الْوَجَعِ وَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ بَرَکَةَ ھٰذَا النَّعْلِ فَشَفَاھَا اللّٰہُ لِلْحِیْنِ۔ له

"اس مثالِ مبارک کے فضائل جو ذکر کیے گئے اور اس کے منافع

له محمد بن عبد الباقی الزرقانی، امام: زرقانی علی المواہب مطبوعہ مصر ۵/۵۵

برکات جو تجربہ میں آئے ان میں سے وہ ہے جو شیخ صالح صاحب ورع و تقویٰ ابو جعفر احمد بن عبد المجید نے بیان فرمایا کہ میں نے نعل مقدس کی مثال اپنے بعض تلامذہ کو بنا دی تھی، ایک روز انہوں نے آکر کہا رات میں نے اس مثال مبارک کی عجیب برکت دیکھی، میری زوجہ کو ایک سخت درد لاحق ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گئی، میں نے مثال مبارک موضع درد پر رکھ کر دعا کی کہ الٰہی اس کی برکت سے شفا دے۔ اللہ عزوجل نے فوراً شفا بخشی۔"

(۲۴) نیز امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ ابو اسحٰق ابراہیم بن الحاج فرماتے ہیں کہ شیخ الشیخ ابو القاسم بن محمد فرماتے ہیں:

وَمِمَّا جُرِّبَ مِنْ بَرَكَتِهِ أَنَّ مَنْ أَمْسَكَهُ عِنْدَهُ مُتَبَرِّكًا بِهِ كَانَ أَمَانًا لَهُ مِنْ بَغْيِ الْبُغَاةِ وَغَلَبَةِ الْعُدَاةِ وَحِرْزًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ وَعَيْنِ كُلِّ حَاسِدٍ وَإِنْ أَمْسَكَتْهُ الْحَامِلُ بِيَمِينِهَا وَقَدِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا الطَّلْقُ تَيَسَّرَ أَمْرُهَا بِحَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقُوَّتِهِ [1]

نقشۂ نعلِ مبارک کی آزمائی ہوئی برکات سے ہے کہ جو شخص بہ نیت تبرک اسے اپنے پاس رکھے ظالموں کے ظلم اور دشمنوں کے غلبہ سے امان پائے اور وہ نقشۂ مبارک ہر شیطان سرکش اور ہر حاسد کے چشم زخم سے اس کی پناہ ہو جائے اور زن حاملہ شدتِ دردِ زہ میں اگر اسے اپنے دہنے ہاتھ میں لے بعنایتِ الٰہی اس کا کام آسان ہو۔"

[1] محمد بن عبد الباقی الزرقانی، امام: زرقانی علی المواہب، دار المعرفہ ۵: ۴۵

(۲۵) علامہ احمد بن محمد مقری تلمسانی نے اس باب میں دو مستقل کتابیں تصنیف فرمائیں ایک "النفحات العنبریہ فی وصف نعل خیر البریہ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ وجیز و نافع ہے، دوسری "فتح المتعال فی مدح خیر النعال" کہ بسیط و جامع ہے، ان کتب مبارکہ میں عجیب عجیب فضائل و برکات و دفع بلیات و قضائے حاجات کے جو اس نقشۂ مبارکہ سے خود مشاہدہ کئے اور سلف صالح و معاصرین صالحین نے دیکھے بکثرت بیان فرمائے، ان کا ذکر باعث تطویل ہے۔ جو چاہے فتح المتعال مطالعہ کرے۔

اب ہم بنظر اختصار ان باقی ائمہ و اعلام کے بعض گرامی نام شمار کرنے پر اقتصار کریں جنہوں نے نقشۂ مبارکہ بنایا، بنوایا، بنا کر اپنے تلامذہ کو عطا فرمایا، اس سے تبرک کیا، اس کی مدحیں لکھیں، اس سے فیض و برکت حاصل کرنے، اسے سر آنکھوں پر رکھنے، بوسہ دینے کی ترغیبیں کیں، احادیث کی طرح باہتمام تام اس کی روایتیں فرمائیں۔ جسے تفصیل دیکھنی ہو فتح المتعال وغیرہ کی طرف رجوع لائے، وباللہ التوفیق۔

(۲۶) امام اجل ابو ادریس عبد اللہ بن عبد اللہ بن ادریس بن مالک بن ابی عامر اصبحی مدنی کہ اکابر علمائے مدینہ طیبہ و ائمہ محدثین و رجال صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ اور تبع تابعین کے طبقۂ اعلیٰ سے ہیں، امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہنوئی اور بھتیجے یعنی ان کے حقیقی چچازاد بھائی کے بیٹے ہیں، ۱۹۲ھ میں انتقال فرمایا، انہوں نے خود اپنے واسطے امام مالک وغیرہ اکابر ائمہ تابعین و تبع تابعین کے زمانے میں نعل اقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال بنوا کر اپنے پاس رکھی اور قرناً فقرناً اس مثال کے نقشے ہر طبقے کے علماء لیتے رہے۔

(۲۷) ان کے صاحبزادے امام مالک کے بھانجے اسمٰعیل بن ابی ادریس کہ امام بخاری و امام مسلم

کے استاذ اور رجالِ صحیحین اور اتباعِ تبع تابعین کے طبقہ اعلیٰ سے ہیں، امام شافعی و امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے معاصر ؁۲۲۶ھ میں وفات پائی۔

(۲۸) اُن کے شاگرد ابو یحییٰ بن میسرہ۔ (۲۹) اُن کے تلمیذ ابو محمد ابراہیم بن سہل سبتی۔

(۳۰) اُن کے شاگرد ابو سعید عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد اللہ مکی۔

(۳۱) اُن کے تلمیذ محمد بن جعفر تمیمی۔

(۳۲) اُن کے تلمیذ محمد بن الحسین الفاسی۔

(۳۳) اُن کے شاگرد شیخ ابو زکریا عبد الرحیم بن احمد بن نصر بن اسحٰق بخاری۔

(۳۴) اُن کے تلمیذ شیخ فقیہ ابو القاسم علی بن عبد السلام بن حسین زیکی۔

(۳۵) اُن کے ایک شاگرد شیخ عیاض۔

(۳۶) (۱) دوسرے تلمیذ اجل امام اکمل حافظ الحدیث قاضی ابوبکر ابن العربی اشبیلی اندلسی۔

(۳۷) اُن دونوں کے شاگرد امام ابن العربی کے صاحبزادے فقیہ ابو زید عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد اللہ۔

(۳۸) اُن کے تلمیذ ابن الحبیبہ۔

(۳۹) اُن کے شاگرد شیخ ابو الفضل ابن البتر تونسی۔

(۴۰) اُن کے شاگرد شیخ ابن فہد مکی۔

(۴۱) ح امام اجل ابن العربی ممدوح کے دوسرے شاگرد ابو القاسم خلف بن بشکوال

(۴۲) اُن کے تلمیذ ابو جعفر احمد بن علی اوسی جن کے شاگرد ابو القاسم بن محمد اور اُن کے تلمیذ ابو اسحٰق ابراہیم بن الحاج، اُن کے شاگرد ابو الیمن ابن عساکر مذکور ہیں جن کے اقوالِ طیبہ اوپر مذکور ہوئے۔

(۴۳) ح امام اسمٰعیل بن ابی اویس مدنی ممدوح کے دوسرے تلمیذ ابو اسحٰق ابراہیم بن الحسین۔

(۴۴) اُن کے شاگرد محمد بن احمد فزاری صبہانی

(۴۵) اُن کے تلمیذ ابو عثمٰن سعید بن حسن تستری۔

(۴۶) اُن کے شاگرد ابوبکر محمد بن عدی بن علی منقری۔

(۴۷) اُن کے تلمیذ ابو طالب عبد اللہ بن حسن بن احمد عنبری۔

(۴۸) اُن کے شاگرد ابو محمد عبد العزیز بن احمد کنانی۔

(۴۹) اُن کے تلمیذ ہبۃ اللہ بن احمد بن اکفانی دمشقی۔

(۵۰) اُن کے شاگرد حافظ ابو طاہر بن محمد بن احمد اسکندرانی۔

(۵۱) اُن کے تلمیذ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن تجیبی۔

(۵۲) اُن کے شاگرد ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ سبتی اُنکے تلمیذ ابو اسحٰق ابراہیم بن الحاج سلمی ممدوح، ان کے شاگرد ابن عساکر۔

(۵۳) اُن کے تلمیذ بدر فارقی یہ تین سلسلے مثل سلاسل حدیث تھے، ان کے علاوہ

(۵۴) امام ابو حفص عمر فاکہانی اسکندرانی۔

(۵۵) شیخ یوسف تنائی مالکی۔

(۵۶) فقیہ ابو عبد اللہ بن سلام۔

(۵۷) فقیہ محدث ابو یعقوب۔

(۵۸) اُن کے شاگرد ابو عبد اللہ محمد بن رشید فہری۔

(۵۹) حافظ شہیر ابو الربیع بن سالم کلاعی۔

(۶۰) اُن کے تلمیذ حافظ ابو عبد اللہ بن الابار قضاعی۔

(۶۱) ابو عبد اللہ محمد بن جابر دادی۔

(۶۲) خطیب ابو عبد اللہ بن مرزوق تلمسانی

(۶۳) ابن عبد المالک مراکشی۔

(۶۴) شیخ ابو الخصال۔

(٦٥) ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن عبدالحق انصاری معروف بابن القصاب۔
(٦٦) شیخ فتح اللہ حلبی بیلونی۔
(٦٧) قاضی شمس الدین ضیف اللہ ترابی رشیدی۔
(٦٨) شیخ عبدالنعیم سیوطی
(٦٩) محمد بن فرج سبتی۔
(٧٠) شیخ حبیب السبتی جن سے علامہ تلمسانی نے نقشہ مقدسہ کی عجیب برکت شفاء روایت کی
(٧١) سید محمد موسیٰ حسینی مالکی معاصر علامہ ممدوح۔
(٧٢) سید جمال الدین محدث صاحب روضۃ الاحباب۔
(٧٣) علامہ شہاب الدین خفاجی جنہوں نے فتح المتعال کی تعریف کی اور کہا مصنف نے حسن افادہ فرمایا یعنی وہ خوب کتاب ہے۔
(٧٤) فاضل علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شارح مواہب و مؤطائی امام مالک۔

اب اور پانچ ائمہ کرام کے اسمائے طیبہ عالیہ پر اکتفا کیجئے جن کی امامت کبریٰ پر اجماع اور ان کی جلالت شان و عظمت مکان مشہور و معروف بلاد و بقاع۔

(٧٥) امام اجل حافظ الحدیث زین الدین عراقی استاد امام الشان ابن حجر عسقلانی صاحب الفیہ شرح وغیرہ
(٧٦) ان کے ابن کریم علامہ جلیل سیدی ابوزرعہ عراقی۔
(٧٧) امام اجل سراج الفقہ والحدیث والملۃ والدین بلقینی۔
(٧٨) امام جلیل محدث نبیل حافظ شمس الدین سخاوی۔
(٧٩) امام اجل واکرم علامہ دو فن خاتم الحفاظ والمحدثین جلال الملۃ والشرع والدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہم و عنا بہم و بہم آمین آمین یارب العالمین۔

بالجملہ مزار مقدس کا نقشہ تابعین کرام اور نعل مبارک کی تصویر تبع تابعین اعلام سے ثابت اور جب سے آج تک ہر قرن و طبقہ کے علماء و صلحاء میں معمول و رائج۔ ہمیشہ اکابر دین ان سے

تبرک کرتے اور ان کی تکریم و تعظیم رکھتے آئے ہیں تو اب انہیں بدعت شنیعہ و شرک و حرام کہنے کا حکم نہ لگایا جائے گا یا گمراہ بد دین بعض اعقب ناپاک والعیاذ باللہ من مہاوی الہلاک۔ انجام کار۔ ہزار ہا ناقص قاصر کی بات ان اکابر ائمہ دین و اعاظم علمائے معتمدین کے ارشادات عالیہ کے خلاف کسی ذی عقل دیندار کے نزدیک کیا وقعت رکھتی ہے، عاقل منصف کے لئے اسی قدر کافی ہے والذی یہدی [illegible] ولی الایادی بہم ثقتی وعلیہ اعتمادی۔

اس کی تفصیل جواب وضاحت میں بنام ابتغاء الوصول لحب الاصول بنام تاریخ [illegible] ١٣١٥ھ چند جلسوں میں تمام ہوا اور مع بعض مزید ابحاث شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ و نعالہ نام رکھا۔

والحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین آمین واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

اس تحریر کے چند ماہ بعد آجکل کے بعض ہندی صاحبوں نے اس کے مخالف تحریریں پیش کیں جن میں کسی امام معتمد یا عالم مستند سے اس کے خلاف پر اصلاً سند نہ دی گئی۔ ہم ابھی گزارش کر چکے ہیں کہ ارشادات ائمہ دین و علمائے معتمدین کے مقابل ان لوگوں کے بے سند اقوال کیا قابل استدلال، قرون ثلاثہ میں بادصف تحقیق ضرورت اس کی طرف قولاً و فعلاً اصلاً توجہ نہ پائے جانے کا جواب بھی واضح ہو چکا کہ زمانہ تابعین و تبع تابعین سے متوارث ہے، ضرورت شرعیہ بمعنے افتراض و وجوب نہ ہونا نہ یہی، یونہی بایں معنی کہ کوئی امر مامور بہ فی الشرع عیناً اس پر موقوف ہو، واضح المنع بھی مسلم کہ مقتضی معین موجود، مذکر حاصل، مانع مفقود جس سے بادصف تحقیق خلوص بالبال خصوص احتیاج بالقصد امتناع پر اتفاق و اجماع مفہوم ہوا، جہاں ایسا نہیں وہاں عدم وقوع ہرگز مفید کفّ قصدی نہیں کہ وہی مقدور ہے اور اس میں اتباع وقد حققنا ھذہ المسئلۃ فی کتابنا المبارک ان شاء اللہ تعالیٰ البارقۃ [illegible]

[illegible] [illegible] فی [illegible] المبارک [illegible]

[illegible] [illegible] مولوی عبدالغنی لکھنوی۔

اس قضیہ کو اگر یونہی مرسل رکھیں تو صدہا مسائل شرعیہ اور خود صاحب تحریر مذکور کی تحریرات کثیرہ اس کی ناقض و مناقض موجود ہیں جن میں بعض ہمارے رسالہ شمول الاسلام العید الشعیدی فی حل الدعاء بعد صلاۃ العید میں بحوالہ جلد و صفحہ مذکور ہیں۔ رہا یہ کہ نقشۂ کعبہ معظمہ و روضۂ منورہ کو ان کا عین یا تمام میں مساوی سمجھنا کہ نقشۂ کعبہ کے طواف سے حج ادا ہو جائے اور حج کے بعد نقشۂ روضہ کے پاس حاضری زیارت مقدسہ کی حاضری سے مغنی ہو جائے یہ کسی جاہل کا بھی زعم نہیں ہے، ایسے اوہام باطلہ البستہ مشرکین و روافض کو پیدا ہوتے ہیں۔ اس رسالہ اعلیٰ میں قطع نظر اس سے کہ وہ کیا اور کیسا رسالہ اور کہاں تک محل استناد میں پیش ہونے کی لیاقت رکھتا ہے، اسی وہم پر اعتراض ہے وہ اس طریقۂ انیقہ پر جو ائمۂ کرام و علمائے اسلام میں معمول و مقبول رہا، اصلا وارد نہیں۔

وباللہ التوفیق واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم

حضرت سیدنا حافظ زین الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل شریف کے بارے میں عربی میں چند اشعار فرمائے ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے۔

"کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کی پیشانی پیارے آقا دو عالم کے مالک و مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس اور پاکیزہ نعلین مبارک کو چھولے شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین میں دو تسمے مبارک تھے اور ایک ایڑی مبارک تھی۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین سبتی تھے جن پر بال نہیں تھے دو عالم کے آقا و مولی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کی لمبائی ایک بالشت اور دو انگلیوں کے برابر تھی۔ چوڑائی اتنی تھی کہ ٹخنوں تک آجاتے تھے۔

(شمائل رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

امام اہلسنت مجدد دین و ملت پروانہ شمع رسالت عظیم البرکت عظیم المرتبت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعلین پاک کے بارے میں "حدائق بخشش" میں یوں لکھتے ہیں:

جسے تیری صف نعال سے ملے دو نوالے نوال سے
وہ بنا کہ اس کے اگال سے بھری سلطنت کا ادھار ہے

اور برادر اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعلین پاک کی عظمت کے بارے میں اپنے نعتیہ کلام "ذوق نعت" میں یوں رقم طراز ہیں۔

جو سر پر رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ تاجدار ہم بھی ہیں